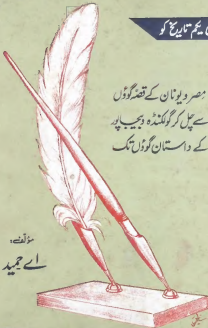


اُردو نثر کی داستان

ہر ماہ کی تحفہ تاریخ کو

مصر و یونان کے قصہ گوؤں
سے پل کر گو لکندہ و عجیب پر
کے داستان گوؤں تک

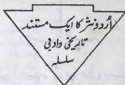


مؤلف: اے جمید

مطبوعات شیخ غلام علی، آدلی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور



اُردو ادب کے شائقین کے لیے روشن کتابوں کی ایک خصوصی پیشکش



اُردو نشر کی داستان

(مضرو یونان کے قصہ گوؤں سے چلی کر گوئندہ دیسیا پور کے داستان گوؤں تک)

مؤلف:

اے حمید



مطبوعات شیخ علام علی

ادبی مارکیٹ، چوک اتارکی، لاہور

پا

11/24/2014

یہ گستاخت شکل ہے کہ داستان پہلے پیدا ہوئی یا داستان کو پہلے نمودار ہوا، مسیحا آقا
ہم عزیز دوستوں کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی نے کمالی شانے اور داستان بیان کرنے کے لیے کو سب سے پہلے
اپنا یا۔ اور ادب کی نظر کا پیش قسمت حصہ داستانوں سے جہاں ہوا ہے۔ یہ داستانیں ہمیں ہمیں دعویٰ اور مسکرت
سے بھی ملیں اور اطمینان دہانی آپ دیکھنا لے ہیں جنم دیا۔ مسکرت کی قریح قریح کیا بیوں سے لے کر نورث و دیم کالج میں
لکھی جانے والی داستانوں تک اور ادب کا داسی انزل اور خوبصورت گریج داستانوں سے ہا مال ہے۔ انسانی ساری کی
ساری داستانوں کی روایت ایک ہی سلسلے میں ڈھلے ہے۔ ان میں شہزادہ ہیں، جی، پری زاد، اہم انظر و نقش ملیانی
اور الراج ہیں، جادو گری کے کہانے ہیں، فسانہ و انسون ہیں، پری زادوں کے محل ہیں، اپنی عہدہاؤں کی کہانی میں لکھے ہوئے
شہزادے اجنبی جزیروں میں پہنچ کر شہلے لگتے اور وہیں سے متبادل کرتے ہیں۔ انہیں جری راتوں میں سنگین تکیوں کی
دورانی پہناری جاتی ہیں۔ پچھلے پسر کی تصویر عارضی میں راجکارا ہیں اپنے عاشقوں کے ساتھ محل کے خضر
دورانیوں سے فرار ہوئی ہیں۔ اور انکی بنا کر شہزادوں کو قید کر کے رکھتے ہیں۔ جادو کے زور سے انہیں انکی
پا کر جنگوں میں نکل جاتے ہیں۔ ٹھٹھے پیروں والی چڑیا میں پہنچے سے آوازوں سے کہ سفر کرتے
شہزادوں کو پتھر بنا کر لے کر دیتی ہیں اور سندھ کی طوفانوں میں ڈوبے ہوئے بحری جہاز ایک
مل میں افسوں پہنچنے سے خلی پر اتر جاتے ہیں۔

انھیں سب غیر محفل باتوں اور واقعات کے باوجود ہمیں ان داستانوں میں ایک دیکھ بھلا ہے۔ دہشت گردی، ایثار پرستی اور محنت و سچائی کا۔ انسانی اخلاق کی بلند اقدار کا اور انسان کے ساتھ گہری حسد و نفرت اور اثر انسانی رشتوں کا۔ زہر مطلق کتاب میں ہم نے داستانوں کی تاریخ کو پہلے عالم انسانی میں پیدا کر کے بعد پڑھنے سے شروع کیا ہے اور داستان گوئی کی تاریخ کا عہد بہ عہد جائزہ دیتے ہوئے پڑھنے اور قلم بر مصنف کے داستان ادب سے ہوتے ہوئے دکن داستان گوئی تک آئے ہیں۔ ہر عہد کے ساتھ آپ کو تاریخی اور برصغیر کے نقادانہ لہجے کی کتابوں کے مشن سامنے میں آئے۔ ان میں ایسی کتاب کتابیں کافی ذکر ہے جو خوشنصیب اور بیجا پور کی ٹائپریوں سے انوار کے مسند کے پبلشروں کے پاس پہنچائی گئیں اور جو کے قیمتی صفحات پر لکھی ہوئی قدیم قری داستانوں کو ہم اس کتاب میں نقل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ہم اس کتاب میں قدیم مصر سے لے کر دکن ادب کی داستان گوئی تک آئے ہیں۔ اس سے اگلی کتاب میں ہم فرسٹ ولیم کافی سے پہلے کی دکن ہند کی داستان گوئی کا تفصیل جائزہ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔

یہاں پہلے سے گندہ چٹانیں تھک رہی تھیں۔ ان کے ساتھ اپنا سفر جاری کر گئیں۔
دستِ پیچھے لگے۔

۱- فصل اول: کلیات و مفاهیم

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

”یہ بات سے اللہ انسانی فطرت پر اسے تعاقب ہی نہ کرے اور نہ ہی اسے فطرت پرستی کے لیے
دعا قبول کرے کہ کسی غصہ و جگر چھپ کر انتقام لے کر دیا جائے کہ انسانی فطرت کے

ہر ایک کو جانے کہ ہم نے ان کی تفسیر میں ان کا اس ایک عقیدہ کیا ہے
 حق تعالیٰ کے عقائد پر۔ ہر ایک کو جانے کہ ہم نے ان کے عقائد میں
 شریعتوں اور عقائد میں ان کے عقائد میں ان کی حق تعالیٰ کے عقائد میں

[illegible]

آخر میں گھوڑوں کو دھڑلے سے ڈال دیا۔ پانی کے تیز بہنے سے گھوڑوں کو کافی حرکت
مل گئی۔ یہ بھی حالت دھڑلے میں تھی کہ وہ ایک تھکا جھکا ہوا گڑھا پہنچے۔ وہ وہاں پہنچے
بے بسی کے ساتھ ایک اٹل لڑکے کو کھڑا دیکھا۔ لڑکے کو چھوٹے ہاتھ ایک دھڑکتے ہوئے
پیسو پر لگا کر دے چکے تھے۔ وہ کسی گڑھا میں نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے
گھوڑوں کو لگا کر باغ میں دو گھڑوں کے دروازے پر تھکا ہوا گاڑی میں سے اُترتے
پہنچے۔ وہاں ایک دو دروازے اور گاڑی میں سفر کرتے رہے۔ جب وہ صبح کی
سنت کاغذیں برداشت ہو کر توڑ ایک چمچ کے کلمے تک لگے۔ یہاں انہوں نے
گھوڑوں کو لگا کر چھوڑ دیا۔ چھوڑنے سے قبل وہ انہیں نکال کر کھانے پانی اور
پیشہ مشق کے سامان لگا کر رکھ دیے۔

ہم سب کی برصغیر کا ایک ہی تہذیبی۔ یہاں سے اٹھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت
 تو یہاں سے ہی ہے۔ ہم سب کی برصغیر کا ایک ہی تہذیبی۔ یہاں سے اٹھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت
 ہم سب کی برصغیر کا ایک ہی تہذیبی۔ یہاں سے اٹھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت
 ہم سب کی برصغیر کا ایک ہی تہذیبی۔ یہاں سے اٹھنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت

دشمنوں اور منافقوں کی سازشوں کے خلاف ہمیں ہر لمحہ ہوشیار رہنا پڑے گا۔ ہمیں اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھنا پڑے گا۔ ہمیں اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھنا پڑے گا۔ ہمیں اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھنا پڑے گا۔

[illegible]

ہر سال دستِ نیکوئی کی قلاب لگنے لگتی ہے۔ کیا یہی وجہ ہے کہ ان کی طرف سے
کلیت میں بددلی، نفرت اور نا اہمیت کا یہ حال ہے کہ ان کے لیے کسی اور شخص کے
آپ بڑے ہی دشمن ہیں اور ان کی ہر بات میں ان کے لیے وہ دھوکا اور گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اب
چاہئے کہ ہم ان کی طرف سے جو کچھ ہے، اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
رفتہ ہو کر وہ ایسے نہیں بنیں، بلکہ ان کے دل میں ان کی انعام دہانہ نظر آئے۔ اس کے
بالواسطہ اپنے دل میں ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں
حادثہ دیکھ کر ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں ان کی ہر بات میں
کرتے اور جانتے رہتے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

فریاد کی کمانی میں کہ ہری دھڑکنے لگی تھی کتاب
 ہر ایک سے کہہ دیا کہ وہاں تو کوئی ایسی جگہ ہے کہ

خدا کا شکر ہے کہ یہ نیکو انسان تھے۔ ایک روز وہ ایک کھانے کی دکان پر گئے اور ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے ان کے ہاتھ میں سے ایک روپیہ چھین لیا۔ ان نے اسے روکنا نہیں چاہا۔ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے ان کے ہاتھ میں سے ایک روپیہ چھین لیا۔ ان نے اسے روکنا نہیں چاہا۔ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے ان کے ہاتھ میں سے ایک روپیہ چھین لیا۔ ان نے اسے روکنا نہیں چاہا۔

اگر یہ پراسے پہنا کر لیٹا ہے تو اس کا یہ سہمہ کاٹ کر اس پر بھری دو گولڈن کی کیفیت

[illegible][illegible][illegible]

گوہا گوارا ہے اور اس طرح سے یہ کیے جاتے ہیں۔ جو کس نے مشورہ سے نہ کرنا چاہا وہی
کافر عربوں یا عربوں پرانے کوئی۔ انسانی سے نہ کہا جاتا اس پر پانچ پتے لگے۔ جو خوشنما
ہو سکے اس پر چار پتے لگائے۔ تاہم اس کو ان کا جو دور دورہ ہو اس پر چار پتے لگائے۔ جو خوشنما
کو تھکا کر دیا جی۔ جس کے کئی قہقراؤں کو یہ دور دورہ لگاتے۔ اس پر پانچ پتے لگے۔
سفری میں اور بھی انھوں نے دلی مصیبت دیکھی کہ کون کون سا تھا۔ غرض وہ گزراؤں کے سرور کو
قیس جی۔

وہ کہیں سر پہ لٹا کر گیا۔ اس نے ہڑے کو بٹایا کہ بچو اس کی جھوپڑے سے اس کی
ٹانگوں پر۔ ہڑے نے اُٹے گا۔

[illegible][illegible]

المسألة الأولى

بیب نئی داستان

بقول لڑکیوں کی بی بی جو کہ بڑی ڈانگھلی کے بعد گھر سے
میں نے بہت طوفانی کے آئے۔ عورتاں خندہ و دلی میں

وہ کہتی ہیں اگر کوئی بڑی ایک عورت تھا بڑی بڑی لڑکی، افسوس کچھ
بڑی تھی۔ وہ کہنے کے لئے کہیں چلے جاتے ہیں یا نہیں ہوتا تھا۔ جس کے
سے بہت پریش رہتے تھے۔ یہ لڑکی کہنے والی کوئی غریبی نہ تھی۔ حالت پرکاش
پر اس کے آپ کے خلاف کسی شخص نے نہ کیا۔ ان کے سونے میں پہلی ہی شبستان کی
پوشاک کو بھی کسی کا گھر سے نہیں لیا گیا۔ پریشان ہے کہ ان کا زمانہ ہو
تھا۔ ابھی کشیدار انداز میں آخری لڑکیوں میں کہ سمندر کی ایک جنگ صورت اختیار
کر رہا تھا۔

یہاں بھی وہاں میں کہادیت کہ ایک ہرپوہ
فلک شہزادہ اداقری قرین ادا دلہن ہرپوہ

[illegible][illegible][illegible]

تھانچر نے فریڈ کا فروغ کیا اور اس کا ہندوستان میں پھیلنے سے سوچا اور اس کا کردار کس طرح سے بدلنے سے بہک گئے۔ اس نے دونوں بات کا گائیڈ پوائنٹ بنے اور اس کا کردار کس طرح سے بدلنے سے بہک گئے۔ اس نے دونوں بات کا گائیڈ پوائنٹ بنے اور اس کا کردار کس طرح سے بدلنے سے بہک گئے۔

گروہوں میں برتاؤ اور انہوں نے سہارا دینا شروع کر دیا۔ یہ جلد علی گڑھ میں مقیم تھا۔
 یہاں پہلے پہل سے سخت پتھروں سے دل کر رہی تھی اور اس کی ذرا سی آگے منتقلی کر
 کر کے اس کی جگہ لگے لیکن وہ ایک ایسا شوگر کی پتھر کا پانی جیسے چنے کی پتھر
 پر لکھنا۔ نگاہیں ہر گز نہ گھبراہٹ ہو رہی تھیں۔ وہ خود سینگ ڈالنے والی ایک لڑکی
 بن جاتی تھی۔ اس کی ہر قسم کی تعریفی تعریفی پہلے پہل سے اس میں بے منتہی
 کے پتھر میں دیکھ کر کہ اس کی سولہویں کے گھڑے کے گھڑاں آگے میں ڈال کر رکھ دیتے۔
 اور اس کی سینگ لگاتی۔ وہ اس حالت میں ہی فریاد سے بچنے سے بچنے میں لگتا تھا اس
 نے دل میں پھانسی کر کے کہا تھا کہ اس وقت تک موت نہیں آسکتی تب تک کہ
 اپنی پوری عمر کو ادا کر لے۔ اس طرح اس کی موت آگے کے وعدہ کی طرح کی شخصیت میں
 ایک نامور دست لگا تھا اور اس کی موت میں زندگی بچنے اور زندگی کے لئے خود کو
 کرنے کا ایک شگفتہ جذبہ پیدا کر رہا تھا۔ وہ جلد ہی اس کے لئے چلی سے
 ڈیڑھ گھنٹہ میں ہی زندگی بچنے لگا تھا اور وہ سب عمر کی طرح زندگی سے لگا رہا تھا
 آگے چل کر وہ اب بھی اس شخصیت سے زندگی بچنے لگا تھا۔ اس نے وہاں
 سے دلوں کی عقل چھوڑ کر رکھ دی۔ سینگ ڈالنے والی خود اس کی فریاد سے
 مار کر زندگی میں آئی تھی۔ یہ نامور شگفتہ تھا کہ اس کی موت کی طرح سے وہ اس
 ایک نامور سے لگتی تھی کہ وہ بچا ہے تو وہ اس سے بڑی آگے سے دلوں بچتا
 تھا۔ لیکن یہ سب سے آگے کی زندگی بچنے کی منتقلی تھی۔

[illegible]

وقت میں دھڑک رہا تھا۔ لیکن اُسے دھڑکنے سے روک دیا گیا۔
 اسی جگہ تک پہنچے اور ٹھہرے کہ فرائض کو ختم کر دیا۔ پھر
 بیٹھے کہ اپنی کوششیں میں مزید کامیاب ہو سکیں۔ چھاپ میں کافی
 ہوں۔ میں شام کو لوٹ گیا۔

اکتوبر ۱۸۸۱ء۔ میں نے اپنے مندرجہ بالا فرائض میں شریک ہو کر وہاں سے واپس
 کر کے شریک فیصل سے اپنا ایک بڑا بھائی لکھنؤ میں اپنے کے ساتھ ڈال دی تھا۔ اس
 بھائی کی گھڑی کے ساتھ ساتھ رہتے تھے ایک سو اسی گھنٹہ کے دو تین تھے۔ پھر
 دلی کا بہت دیر تھا اور بہت کئے دھن کی سدا کرتے تھے ہر وقت پتھر چاڑھ
 لکھنؤ نے اس کو ہار مار دی کہ ان حالت میں کھل کر نہیں کر سکتے۔ سو گھنٹہ کی گھڑی
 اور کم کی پیدا ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے کے فرائض میں شریک ہو کر
 سدا کرتے۔ لکھنؤ نے کہا کہ اُسے یہ بات سمجھ گھٹ میں نہ کہ
 "بلکہ تیری موت آتی ہے سدا چاہے کہ تم دو گھنٹہ سے ہر روز اپنی دولت
 ہوں کہانے چنے کے گھڑی کے ساتھ پتھر دھن۔ شریک سے اور اونچ کر
 میں آتے تھے وقت لگا لگا۔ وہ دونوں گھنٹہ میں ہر سو گھنٹہ کے ساتھ
 چار ہونے لگے۔
 سو گھنٹہ کے ساتھ۔

۱۰۔ آج کل لکھنؤ کو۔ میں دونوں گھڑی سے سدا رہا ہوں میں کے شریک
 پر تیار کر رکھوں۔ تم میں وقت لگتے کہ دونوں بہت کئے دھن لکھنؤ
 آگیا کہ میں ہر پتھر چاہے گی۔
 ۱۱۔ شریک سے چاہے گی اس وقت۔

لکھنؤ سے سدا کرتے چلیے کہ اس کا شریک اور لکھنؤ واپس مندرجہ بالا میں
 شام ہو رہی تھی۔ سدا خوب ہو رہا تھا، جس میں تمام حالت شریک ہونے والی
 تھی۔ لکھنؤ نے اپنی شریک سے کہ اس جگہ کے لیے تیار رہنے کا کام تھا اور
 اس نے اس شخص کے سب سے اہم ترین فرائض میں شریک تھا۔ اس نے ہی میری
 رکھا تھا کہ اپنے ہاتھ پر دلی سے چلے ہم اس کو کہنے کی روایت گھنٹہ دھن
 کے ساتھ دلی سے اپنی عزت کی قربانی کے لیے پتھر چاہے گی۔ وہ سدا میں داخل
 ہو گیا اور دلی کے شریک کے تگ ہار سدا ہو گیا۔ اس نے اس کے ساتھ دلی کے
 اسے دلی کے شریک سے ہی تمام گھڑی کے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے
 کرتے تھے۔ پھر دلی کے شریک سے ہی تمام گھڑی کے ساتھ شریک سے چلے
 قیام اس کے مکان اور شریک سے علم لکھنؤ شریک سے چلے شریک سے چلے
 کا سدا کرتے ہوں۔ تم میری سدا کرتے۔

۱۲۔ دلی کے لکھنؤ سے ہی اس کو شریک کے پاس آگیا کہ میں شریک سے چلے
 یہاں وہ پتھر دلی سے چلے تھے۔ لکھنؤ نے اپنی دلی سے سدا کرتے دھن
 پھر دلی کو بہت سدا کرتے گئے۔ اس نے کہا۔

۱۳۔ دلی کے شریک سے سدا کرتے ایک دوسرے سے بہت کئے ہیں میں شریک کو تم
 دونوں کے بہت کئے تھے۔ میری زندگی میں اس کو شریک سے چلے شریک سے چلے
 میں شریک سے بہت کئے تھے۔ دلی سے بہت کئے دھن کی شریک سے چلے شریک سے چلے
 گھڑی۔ اس کے ساتھ شریک سے بہت کئے شریک سے چلے شریک سے چلے
 پھر اگر تم میری تمام گھڑی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے

چاروں

اگرچہ ہم بلا غور و فکر اس طرح لکھنؤ کے لیے ہیں لیکن وہ بھی سدا کرتے
 نہیں لکھنؤ میں دلی سے بہت کئے دھن کو دلی کو دلی سے بہت کئے دھن
 دھن سے لکھنؤ کے ساتھ۔

۱۴۔ تیری سدا کرتے ہیں میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 میری سدا کرتے ہیں میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 لکھنؤ سے بہت کئے۔

۱۵۔ مندرجہ۔ میں دلی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 ایک پتھر چاہے گی۔

۱۶۔ آج کل دلی میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کو شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 لکھنؤ کے لیے گی۔

۱۷۔ دلی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 اپنی زندگی کے آخری پتھر چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 دلی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 دوسرے پتھر چلے گی۔

۱۸۔ دلی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 لکھنؤ دلی میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 بہت کئے ہیں میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 بہت کئے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے

۱۹۔ آج کل دلی میں شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے

دلی کے شریک سے چلے

۲۰۔ دلی کے شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے
 کہانے ساتھ شریک سے چلے شریک سے چلے شریک سے چلے

